

اسلامی نماز اور مجوسی نماز

میں

حیرت انگیز مشابہت



ALQURANIC POWER

✽ مذہبِ زرتشت: ایک تعارف ✽

زرتشتی مذہب جسے پارسی یا مجوسی مذہب بھی کہا جاتا ہے دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے۔ اس کے ظہور کا زمانہ کبھی بھی حتمی طور پر متعین نہیں ہو سکا نہ اس کے بانی زرتشت کے بارے میں موجود معلومات یقینی ہیں۔ اس کا زمانہ آج سے تقریباً 2500 سال قبل کا بتایا جاتا ہے جبکہ اس کے بانی کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہ ایک ایرانی پیغمبر تھے۔ ان کے ماننے والے آج بھی زرتشت کو پیغمبر صاحب کہتے ہیں۔ اس مذہب کا ظہور فارس (موجودہ ایران) میں ہوا اور اپنے دور میں یہ دنیا کا اہم ترین مذہب تھا جس کے اثرات دنیا بھر کے مذاہب کی تعلیمات پر منقش ہوئے یا کر دیے گئے۔ اس کی حقیقی تعلیم میں توحید کا عقیدہ بھی موجود تھا۔ آج اس کے باقائدہ ماننے والوں کی تعداد اگرچہ ایک لاکھ تیس ہزار سے بھی کم رہ گئی ہے۔ اور پارسی سب سمٹ سمٹا کر ممبئی (بھارت) کے گرد و نواح میں مرکوز ہو چکے ہیں۔ پارسیوں کی مقدس کتب میں ”دساتیر“ اور ”اوستا“ بہت نمایاں اہمیت کی حامل ہیں۔

پارسی مذہب میں خدا کے لیے ”اہور مزدا“ کا نام آیا ہے۔ ”آہور“ کا مطلب آقا ہے جبکہ ”مزدا“ عقل مند کو کہتے ہیں۔ اس طرح آہور مزدا کا معنی ہوا ”عقل مند آقا“، یا عقلمند مالک۔ آہور مزدا کے تصور میں بھی ایک خدا کے تصور کا بہت عمل دخل ہے۔

دساتیر کے مطابق صفاتِ خداوندی

دساتیر میں خدا کے لیے مندرجہ ذیل صفات بیان کی گئی ہیں:

(i) خدا ایک ہے

(ii) اس کا کوئی ہم سر نہیں۔

(iii) اس کی کوئی ابتدا ہے نہ انتہا

(iv) نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ بیٹا۔ نہ بیوی نہ کوئی اولاد۔

(v) وہ بے جسم اور بے شکل ہے

(vi) نہ کوئی آنکھ اس کا احاطہ کر سکتی ہے نہ کوئی فکری قوت اسے تصور میں لاسکتی ہے

(vii) وہ ان سب سے بڑھ کر ہے جنہیں ہم اپنے تصور میں لاسکتے ہیں۔

(viii) وہ ہم سے بھی زیادہ ہمارے نزدیک ہے۔

اوستا (Avesta) کے مطابق صفات خداوندی

اوستا، گتھا اور یسنا کے مطابق آہور مزدا کی کئی ایک صفات ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

(i) خالق (یسنا۔ 31:7, 44:7, 50:11, 51:7 and 11)

(ii) بہت قوت و عظمت والا (یسنا۔ 33:11, 45:6)

(iii) داتا۔۔۔ ”ہدائی“ (یسنا۔ 33:11, 48:3)

(iv) سخی۔۔۔ ”اسپینھا“ (یسنا۔ 44:2, 45:5, 46:9, 48:3)

زرتشت کی تاریخ

توریت اور انجیل سامی النسل انبیاء کرام کو دی گئی تھیں۔ جبکہ مذہب زرتشت کا بانی زرتشت (Zoroaster) آریائی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ زرتشت کے بارے میں صحیح معلومات دنیا کے کسی بھی خطہ میں موجود نہیں۔ اس کی زندگی کے بارے میں معلومات تو ایک طرف، اس کے زمانہ زندگی کے بارے میں بھی حالات و واقعات کہیں بھی درست حالت میں موجود نہیں۔ جو کچھ موجود ہے، اس میں بھی باہم بہت تضاد نظر آتا ہے۔

بہر حال اب تک جو کچھ بہتر حالات و واقعات دستیاب ہوئے ہیں، اور زرتشت کے زمانہ کے متعلق انیسویں صدی عیسوی میں Haug اور Bunsen نے جو تحقیقات کی ہیں، ان سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ زرتشت کا

زمانہ 2200 قبل مسیح سے 2400 قبل مسیح کے درمیان کا ہے۔ 400 قبل مسیح میں افلاطون بھی اپنی کچھ تحریروں میں زرتشت کا ذکر کرتا ہے۔ جبکہ Rene Guenon کا یہ خیال ہے کہ زرتشت کسی ایک شخصیت کا نام نہیں تھا۔ زرتشت ایک منصب تھا جس کا مقصد ”نبوت اور قانون سازی“ ہوتا تھا۔ اور زرتشت بہت سے گزرے ہیں۔ جیسے مصر میں برسر اقتدار شخصیت کے لیے فرعون کا خطاب مختص تھا۔ وہ مزید کہتا ہے کہ آخری زرتشت کا زمانہ 600 قبل مسیح کا ہے اور وہ باختر (Bacter) کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔ وہاں سے یہ مذہب فارس میں آیا اور فارس اور اس کے 117 صوبوں کا سرکاری مذہب قرار پایا۔ وہیں سے یہ گرد و نواح میں پھیلا اور اس نے دنیا کے دیگر مذاہب کو متاثر کرنا شروع کیا۔ بابل و نینوا کی سرزمین کے راستہ اس نے قدیم یہودی مذہب کو متاثر کیا۔ اور پھر اسکندریہ کے راستے یہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد تشکیل دیے جانے والے مذہب عیسائیت میں نفوذ پذیر ہوا۔ 500 قبل مسیح یہ مذہب ہندوستان میں داخل ہوا۔ اس مذہب نے اسلام پر بھی گہرے اثرات ڈالے اور خلافت راشدہ میں ہونے والی فتح ایران کے نتیجہ میں انتقامی طور پر پارسی مذہب کی بہت سی تعلیمات احادیث و تفاسیر کے نام سے داخل اسلام کر دی گئیں۔

اس مذہب کی مقدس کتاب اوستا ژند زبان میں لکھی گئی تھی، یہ زبان اب ناپید ہو چکی ہے اور مردہ زبانوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ یہ پہلوی زبان سے پیشتر ایران میں رائج تھی۔ جب لفظ ”ژند اوستا“ استعمال کیا جاتا ہے تو بعض کے نزدیک اس سے مراد اوستا کی تشریح و تفسیر بھی ہوتا ہے۔

مذہب زرتشت کی تعلیمات

مذہب زرتشت میں بنیادی طور پر آگ کی پوجا کی جاتی ہے۔ مگر قدیم زمانہ کے لٹریچر میں مسخ شدہ تعلیم میں کہیں کہیں حقیقی تعلیم کے نمونے بھی دستیاب ہو جاتے ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ مذہب ابتداء میں اصلی و پاکیزہ تعلیم رکھتا ہوگا۔ موجودہ مسخ شدہ تعلیم اس کی حقیقی تعلیم قرار نہیں دی جاسکتی۔ اس کی کچھ مثالیں پیش خدمت ہیں:

دور رسالت سے پہلے کے لٹریچر میں یا خسرو پرویز کے عہد حکومت میں ایران کے کچھ سرکاری خطوط و مراسلہ جات

میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کی طرز پر ”بنام ایزد بخشنا سندہ بخشنش گز“ جیسے کلمات سے ابتدا کا اشارہ ملتا ہے۔ لیکن پھر آگے جا کر پھر سے آگ اور ستاروں کی پوجا کا ذکر ہونے لگ جاتا ہے۔

زرتشتی حضرات کے عقائد میں مندرجہ ذیل پر ایمان بھی لازمی ہے اور یہ ایسے عقائد ہیں جو ان سے دیگر مذاہب نے بھی مستعار لیے ہیں:

(i) انبیاء کرام

(ii) ان کو خدا کی طرف سے دی جانے والی وحی (سروش)

(iii) فرشتے (یزد)

(iv) دنیا کا خاتمہ

(v) حساب کتاب کا دن

(vi) موت کے بعد کی زندگی (آخرہ)

(vii) جنت و دوزخ

(viii) حیات بعد الموت کی ابدیت

(ix) اہرمن (شیطان)

(x) دیوا (جنات)

(xi) یسنا (صلوٰۃ)

(xii) 10 فیصد لازمی خیرات (زکوٰۃ)

(xiii) دنیا کے خاتمہ کے قریب ساوش یانت کی آمد (عقیدہ مسیح و مہدی)

(xiv) وہومانو۔ (خالص ذہن۔ مقدس روح) ایک برگزیدہ فرشتہ۔ (جبرائیل)

ان عقائد نے دنیا بھر کے مذاہب پر اثرات مرتب کیے۔ یہ ایک بہت لمبی بحث ہے۔ فی الحال ہمارا موضوع یہاں

زرتشتی مذہب کی پرستش نماز کے مذہب اسلام پر اثرات اور ان دونوں کی نمازوں میں پائی جانے والی مشابہت کا جائزہ لیں گے۔ پہلے اس مشابہت کی ایک سرسری جھلک دکھائے دیتے ہیں پھر اس پر تفصیلی روشنی پارسی جریدہ کی روشنی میں ڈالیں گے۔

قدیم مذہب زرتشت میں نماز (نیمو) کے پانچ اوقات (Gahs)

(Five Daily times for Prayers, namaz, nemo)

- (1) ہاوان گاہ (فجر Dawn)۔۔۔ طلوع آفتاب سے 36 منٹ قبل سے لے کر دوپہر 12:39 بجے تک۔
- (2) راپتھ وان گاہ (ظہر)۔۔۔ 12:40 دوپہر سے لے کر سہ پہر 3:39 بجے تک۔
- (3) اوزیرین گاہ (عصر یا اوزر)۔۔۔ سہ پہر 3:40 بجے سے لے کر غروب آفتاب کے بعد 36 منٹ تک۔
- (4) ایوستھرن گاہ (مغرب)۔۔۔ غروب آفتاب کے بعد 72 منٹس سے لے کر رات 12:39 بجے تک۔
- (5) اوشاہن یا عشاہن گاہ (عشاء)۔۔۔ رات گئے 12:40 بجے سے لے کر صبح طلوع آفتاب سے 36 منٹ قبل۔

روزانہ پرستش کے لیے پانچ وقت بلائے کا انداز

جیسے مسلمانوں کے ہاں مساجد میں موذن پانچ وقت اذان دے کر نماز کے لیے بلاتا ہے، اسی طرح پارسیوں کو بھی گھنٹی بجا کر نماز کے لیے اطلاع دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ آتش کدہ (آتش بہرام، آگیاری) میں تشریف لا کر پانچ وقت کی یسنا (صلوٰۃ) قائم کریں۔ جیسے قرآن کے نزدیک صلوٰۃ کی اصطلاح مومن کی پوری زندگی پر محیط قرآنی نظام زندگی کے معنی میں ہے، ان پارسیوں کے ہاں محض پانچ وقت آتش کدہ میں جا کر پرستش کرنا ہی ان کی یسنا (صلوٰۃ) قائم کرنے کے لیے کافی ہے۔ یہیں سے یہ تصور ہماری روایات میں آیا اور قرآنی صلوٰۃ کی بجائے محض پانچ وقت مسجد میں حاضری دے آنا اقامتِ صلوٰۃ قرار پایا۔

وضو

جس طرح مسلمانوں کے ہاں نماز شروع کرنے سے قبل باقاعدہ ہاتھ منہ اور چہرہ وغیرہ دھو کر پاکیزگی حاصل کرنے کا حکم ہے، اسی طرح پارسیوں کو بھی اپنی نماز شروع کرنے سے قبل چہرہ اور بازو دھونے کا حکم موجود ہے۔

سر پر ٹوپی پہننا

جیسے روایتی ملاہر نمازی کو سر پر ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے کی ہدایت کرتا ہے، اسی طرح زرتشتی افراد کے لیے بھی نماز کے آغاز سے قبل سفید رنگ کی ایک ٹوپی پہننا لازمی قرار دیا جاتا ہے۔

قبلہ رخ ہونا

مسلمان جس سمت نماز ادا کرتے ہیں، اسے قرآن نے قبلہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح آتش کدہ کا وہ کمرہ جہاں آگ رکھی جاتی ہے، پارسی نمازیوں کا قبلہ قرار پاتا ہے جس کی طرف منہ کر کے وہ اپنی نماز ادا کرتے ہیں۔

مذہبی صحائف میں سے اجزاء کی تلاوت

جیسے مسلمانوں کے لیے دوران نماز قرآن کریم سے سورتوں وغیرہ کو ان کی اصلی عربی زبان میں پڑھنا لازمی ہے، اسی طرح پارسی نمازی اپنی پرستش کے دوران اوستا میں سے اجزاء کو اصلی زبان میں تلاوت کرتے ہیں۔

پارسیوں کے نماز پڑھنے کا انداز

(i) گھریلو آتش کدہ میں یا اجتماعی آتش کدہ میں جا کر مقدس آگ کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ مقدس اوستا میں سے اجزاء کی تلاوت کریں۔

(ii) پسپی ہوئی بوٹیاں آگ کے اوپر پھینکنا اور رکوع و سجود کرنا

یہ وہ کچھ مختصر احوال تھا جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام سے سینکڑوں سال پہلے سے موجود مذہب زرتشت کی تعلیمات کو مسلمانوں نے کیسے اپنے ہاں بذریعہ انہی کی بنائی ہوئی روایات مروج کر لیا اور اپنی قرآنی صلوٰۃ کو انہی کی نماز سے تبدیل کر لیا۔ اور قرآن کے پوری زندگی جدوجہد پر محیط حکم صلوٰۃ کو فراموش کر کے اسے پانچ وقت

کی اجتماعی پرستش میں تبدیل کر دیا۔ اور اسے نام بھی انہی کا دیا۔

(مبہنی پاری کمیونٹی کی طرف سے جاری کردہ رہنمائے نماز۔ کچھ اقتباسات)

A Guide to our Prayers

تقریباً ہر مذہب میں نمازوں یا پرستش وغیرہ پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ مگر ہمارے مزدایسنی مذہب میں نمازوں کی خاص اہمیت ہے اور یہ ایک ایسا حکم ہے جس کے تحت ہر مزدایسنی زرتشتی کو دن کا زیادہ سے زیادہ حصہ نمازوں میں گزارنا ضروری ہے۔

”اوستا“ میں نمازوں کی خصوصی اہمیت

جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کی کہ زرتشتی مزدایسنی مذہب میں نمازوں کی اہمیت کسی بھی دیگر مذہب کی نسبت سب سے زیادہ ہے۔ اس لیے ایک زرتشتی مجوسی کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اپنے دن کا زیادہ سے زیادہ حصہ نمازوں میں صرف کرے، جتنا وہ کر سکتا ہے۔ یعنی اپنی فیملی، معاشرہ اور ملک کی خاطر اپنے فرائض سرانجام دے دینے کے بعد بھی فارغ وقت نمازوں ہی میں گزارے۔ ذیل میں ”اوستا“ کتاب مقدس سے کچھ اقتباسات دیے جا رہے ہیں جس سے نمازوں کی ہمارے مذہب میں خصوصی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

”ہر وہ شخص جو آہورا مزدا کو اپنی نمازوں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ مطمئن کرتا ہے، وہ آہورا مزدا کی قوتِ عظمیٰ کی طرف سے زیادہ سے زیادہ صلہ حاصل کرتا ہے۔ اس کے برعکس وہ شخص جو اپنی نمازوں کی پرواہ نہیں کرتا، وہ اپنی دنیاوی زندگی کے اختتام کی مدت تک بد سے بدترین احوال سے دوچار ہوتا رہے گا۔“

(اوستا۔ گتھا و ہو کشا تھرا۔ ہا نمبر 51، پارہ نمبر 6)

”وہ شخص جو نماز پڑھتا اور آہورا مزدا اور اس کے صحائف (یا زوز) کو کامل عقیدہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ یاد رکھتا ہے، دنیا کا عقلمند ترین انسان ہے۔“

(اوستا۔ یازشن۔ ہا نمبر 34، پارہ نمبر 3)

”وہ شخص جو تیسرا (تیر یا زاد) کو نمازوں کے ذریعہ خوش رکھتا ہے، وہ کچھ مانگے بغیر بھی کثیر مقدار میں رحمتیں اور انعامات حاصل کرتا رہتا ہے۔
(تیر یا شد۔ پارہ 49)

”اے خداوند زرتشت۔ نمازیں انسانیت کے لیے اچھی ہیں۔ بلکہ بہترین ہیں۔ یہ برے لوگوں سے موثر ترین بچاؤ فراہم کرتی ہیں۔ ایک نمازی شخص اپنی نماز کی طاقت کی بدولت برے انسان کو کچل ڈالتا ہے۔ نماز ایک ایسی حفاظتی ڈھال ہے جو انسان کی زندگی میں اسے حفاظت فراہم کرتی رہتی ہے۔ نماز کی طاقت کا سامنا کرنے میں یا اپنے شیطانی مقاصد میں کامیاب ہونے میں کوئی بھی بد ذات انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔
(سروش یا شد ہدوخت۔ پارہ 1)

”ایسی نماز جس کی بنیاد اچھے خیالات، اچھے الفاظ اور اچھے اعمال پر مشتمل ہو، انسان کو ہر غلط کام اور برے لوگوں سے بچاتی ہے۔ خدا آہو را مزدا کے سامنے حفاظت، دفاع اور روح کے تزکیہ کے لیے جھکو (رکوع کرو) اور پھر دیکھو وہ کیسے اپنی تمام دولتیں اور رحمتیں تم پر نچھاور کرتا ہے۔“
(یازشن۔ ہانمبر 58، پارہ 1.3)

”اے خدائے زرتشت۔ براہ کرم ایسے انسان کو بچائے رکھو جس نے نمازوں کے ذریعہ تم سے دوستی کر لی۔ ایسے دشمنوں سے جو اس کے لیے برے عزائم یا خیالات رکھتے ہیں۔ براہ کرم اس بات کا خیال رکھنا کہ وہ شخص کسی بھی غلط کام میں نہ پڑے چاہے اسے اس کی خاطر کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ اے خداوند اب دیکھنا ایسے انسان کو کوئی مصیبت نہیں آنی چاہیے جو تمہیں اور تمہارے آئندہ پانڈس کو نمازوں کے ذریعہ یاد رکھے ہوئے ہو۔“
(ہورمز دیاشت۔ پارہ نمبر 24)

ہماری نمازوں کے اوقات

مزدائیسنی مذہب زرتشت میں چوبیس گھنٹوں کے ایک دن کو پانچ اوقات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر حصہ ایک ”گاہ“ کہلاتا ہے جس میں مختلف یا زاتک قوتیں عمل پذیر رہتی ہیں۔ ہر ایک گاہ کے لیے مختلف نمازیں فراہم کی گئی ہیں۔ اور یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ پہلے جو نماز اس وقت کے لیے فرض قرار دی گئی ہے، اسے پورا کیا جائے، پھر کوئی دوسری نماز پڑھی جائے۔ نمازوں کے اوقات طلوع و غروب آفتاب سے منسلک ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہیں۔ اور یہ اوقات ممبئی بھارت کے معیاری وقت کے مطابق ہیں۔

نمازوں کے پانچ اوقات (Gahs)

- (1) ہاوان گاہ (فجر Dawn)۔۔۔ طلوع آفتاب سے 36 منٹ قبل سے لے کر دوپہر 12:39 بجے تک۔
- (2) راپتھ وان گاہ (ظہر)۔۔۔ 12:40 دوپہر سے لے کر سہ پہر 3:39 بجے تک۔
- (3) عصیرین گاہ (عصر)۔۔۔ سہ پہر 3:40 بجے سے لے کر غروب آفتاب کے بعد 36 منٹ تک۔
- (4) ایوستھرن گاہ (مغرب)۔۔۔ غروب آفتاب کے بعد 72 منٹس سے لے کر رات 12:39 بجے تک۔
- (5) عشاہن گاہ (عشاء)۔۔۔ رات گئے 12:40 بجے سے لے کر صبح طلوع آفتاب سے 36 منٹ قبل۔

مندرجہ بالا اوقات بھارت کے معیاری وقت کے مطابق ترتیب دئے گئے ہیں۔ بھارت کے دیگر علاقوں کے لوگ اپنے مقامی اوقات کے مطابق انہیں ایڈجسٹ کرنے کے پابند ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ سب لوگ اپنے مقامی اوقات کے مطابق درست وقت (گاہ) کی نماز بروقت ادا کریں۔

سورج غروب ہو جانے کے بعد کے 72 منٹوں میں سے پہلے 36 منٹ تو (Uzirin's Meher) کہلاتے

ہیں۔ جبکہ اگلے 36 منٹ کو (Aivisruthrem's Meher) کہا جاتا ہے۔ اسی لیے اس بات کی سخت تاکید کی جاتی ہے کہ اس عرصہ کے دوران کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس عرصہ کے دوران فطرت کی سیاہ چادر (اندھیرا) کی قوت اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ اور یہ ہماری نماز کے مثبت اثرات کی تاثیر کو زائل کر سکتی ہے۔

سورج طلوع ہونے سے پہلے 36 منٹس کو (Havan's Meher) کا نام دیا جاتا ہے۔ قارئین یاد رکھیے ہمارا سیارہ زمین جسے ہم (گیتی) بھی کہتے ہیں، کا سورج (خورشید) سے فاصلہ لاکھوں میل کا ہے۔ اور سورج کی شعاعوں کو زمین تک پہنچنے میں تقریباً 9 منٹ کا وقت لگتا ہے۔ اسی لیے اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ ماسوائے اس کے کہ آپ کو کوئی ضروری کام درپیش ہے، راپتھ وان گاہ کی نماز کو ٹھیک 12:50 pm پر شروع ہو جانا چاہیے، جبکہ اوزیرین گاہ کی نماز کو ٹھیک 3:50 pm پر۔

ہمارے مذہب کے مطابق نماز کا بہترین وقت اوشاہن گاہ ہے۔ اور پھر اس کے بعد ہاوان گاہ کا وقت۔ تاہم اوشاہن گاہ میں، 12:40am سے لیکر 2:40am تک، کوئی بھی زرتشتی کوئی نماز مت پڑھے۔ کیونکہ یہ ممنوعہ وقت ہے۔ صرف ہمارے موبد جو کہ مختلف مذہبی نوعیت کی تقاریب میں شریک ہیں، وہی اس ممنوعہ وقت میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

تاہم اوشاہن گاہ میں 3:00am سے لے کر طلوع آفتاب کے ابتدائی 36 منٹ تک کے عرصہ کو ادائیگی نماز کے لیے بہترین تصور کیا جاتا ہے۔

ہوشبام (Hoshbam) نماز

ہوشبام نماز صرف طلوع آفتاب سے قبل 72 منٹ کے عرصہ کے دوران ہی پڑھی جاسکتی ہے۔ اور یاد رکھیے کہ اس عرصہ کے علاوہ یہ دن کے کسی بھی حصہ میں پڑھی نہیں جاسکتی۔

سورج طلوع ہونے سے پہلے کے 36 منٹ کے دوران (جو ہاوان مہر بھی کہلاتا ہے) پہلے سروش باج، ہاوان گاہ

اور پھر ہوشبام پڑھی جائے، جبکہ اس وقت سے قبل کے 36 منٹ کے دوران اوشاہن گاہ کے ساتھ سروش باج کو پڑھا جائے اور پھر ہوشبام ادا کی جائے۔

مثال کے طور پر ایک مخصوص مقام پر طلوع آفتاب کا وقت 6:36am ہے۔ تب 5:24am سے لے کر 6:00am کا 36 منٹ کا عرصہ ”اوشاہن مہر“ کہلائے گا یعنی یہ عرصہ اوشاہن گاہ کی رحمتوں اور اثرات کے تحت ہوتا ہے۔ اس کے برعکس صبح 6:00am سے لے کر 6:36am تک کا عرصہ ”ہاوان گاہ“ کی رحمتوں اور اثرات کے تحت ہوتا ہے۔

اس کے بعد جیسے جیسے طلوع آفتاب کا وقت بتدریج تبدیل ہوتا چلا جاتا ہے، نمازوں کے اول الذکر اوقات میں ضروری تبدیلیاں لائی جاتی ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ طلوع آفتاب سے قبل 36 منٹ کا عرصہ جسے ہوشبام گاہ کہا جاتا ہے، کسی کو بھی (Neyayesh) اور (yasht) نمازیں پڑھنے کی اجازت نہیں، صرف سروش باج کو اوشاہن گاہ یا ہاوان گاہ کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔ اور ہوشبام نماز تنہا پڑھی جاسکتی ہے۔

جب آپ مقررہ وقت پر ایک مخصوص وقت (گاہ) کی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو اس بات کا خیال رکھنا اشد ضروری ہے کہ وہ نماز اسکی دی ہوئی حدود وقت کے اندر اندر ختم ہو جائے۔ اگر کسی ناگہانی حالات کی وجہ سے نماز کو اس کے مقررہ وقت میں ختم کرنا ممکن نہ ہو، تب وہی نماز اس وقت کے اگلے 36 منٹ میں ختم کی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ قانون صرف اور صرف ناگہانی (Emergency) حالات کے لیے ہی لاگو ہے۔ اسے معمول ہرگز نہ بنالیا جائے۔

آجکل یہ بات باعث طمانیت ہے کہ نمازوں کے لیے یہ اور اس طرح کے دیگر اصول ایک پیغام کی شکل میں آتش کدوں میں آویزاں کیے جاتے ہیں تاکہ ان زرتشتی نمازی حضرات کو ان سے رہنمائی مل سکے جو ان سے عموماً آگاہ نہیں ہوتے۔ نمازوں کا وہ مختلف سیٹ جو مذکورہ بالا اوقات ہائے نماز کے لیے مختص کیا گیا ہے مندرجہ ذیل ہے:

پانچ اوقات کی لازمی (فرض) نمازوں کی تفصیل

- (1) ہاوان گاہ۔۔۔ (سروش باج، ہاوان گاہ، خورشید نایاش، مہر نایاش، وسپا ہماتا اور دعانا م ساتے یا شنے)
- (2) راپتھ وان گاہ۔۔۔ (سروش باج، راپتھ وان گاہ، خورشید نایاش، مہر نایاش اور دعانا م ساتے یا شنے)
- (3) اوزیرین گاہ۔۔۔ (سروش باج، اوزیرین گاہ، خورشید نایاش، مہر نایاش اور دعانا م ساتے یا شنے)
- (4) آیوس رتھرم گاہ۔۔۔ (سروش باج، آیوس رتھرم گاہ، سروش یاشت وادی (بمعه نرنگ)، آتش نایاش اور دعانا م ساتے یا شنے)

- (5) اوشا ہن گاہ۔۔۔ (سروش باج، اوشا ہن گاہ، ہور مزد یاشت، سروش یاست ہدوخت اور دعانا م ساتے یا شنے)

یہاں یہ بات یاد رکھنے لائق ہے کہ ”وسپا ہماتا“ نماز کو صرف ہاوان گاہ میں ہی پڑھا جائے۔ جب ہاوان گاہ کو ماہ آوان کے ہور مزد روج سے آخری گتھا تک پڑھ لیا جائے تو اوپر بیان کی گئی وسپا ہماتا نماز کو 12:40pm سے 3:39pm کے درمیان بھی پڑھا جائے گا۔

مندرجہ بالا لازمی (فرض) نمازوں کے سیٹ کو اوقات کے اندر مکمل کر لینے کے بعد ہی ایک زرتشتی کو اجازت ہوگی کہ وہ اپنی مرضی یا خواہش کے مطابق نایاش اور یاشت جیسی اضافی نمازوں کو پڑھ لے۔ ورنہ جو نمازیں لازمی قرار دی گئی ہیں، یہ وہ ہیں جن پر دوسری نمازوں یا یاشت اور نایاش وغیرہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ اگر یہ بنیاد ہی کمزور ہوئی تو روحانی ڈھانچہ اس بوجھ (فرض نماز کا چھوڑنا) کو برداشت نہیں کر پائے گا۔ پھر ایک شخص کی کسی بھی نماز کے مطلوبہ نتائج نہیں مل پائیں گے۔

فرض اور لازمی نمازوں کی مندرجہ بالا فہرست کو ”**نانی فاراجیت**“ کہا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے ”ہر گاہ (وقت) کے لیے ایک اختصار شدہ ٹھوس فہرست نماز)۔ البتہ اگر ایک شخص اپنی مرضی یا خواہش سے مندرجہ ذیل نمازوں میں سے بھی کوئی اضافی نمازیں اپنی فہرست میں شامل کر لیتا ہے تو یہ پھر اس متعلقہ گاہ (وقت) کے لیے نمازوں کی ایک Maximum لسٹ کہلائے گی۔ یہ اضافی نمازیں مندرجہ ذیل ہیں:

(1) ہاو ان گاہ کے لیے۔۔۔ (ہو رمزد یا شت، آردی بہست یا شت، ہروش یا شت ہدوخت)

(2) راپتھ وان گاہ کے لیے۔۔۔ (ایضاً)

(3) اوزیرین گاہ کے لیے۔۔۔ (ایضاً)

(4) اوشا ہن گاہ کے لیے۔۔۔ (آردی بہست یا شت)

اگر کوئی سب کی سب نایائش ہر روز نہ پڑھ پائے تو اس کے لیے پھر لازم ہے کہ وہ کم از کم مندرجہ ذیل ایام میں ایک بار نایائش ضرور پڑھ لے:

(1) ماہ بوختار نایائش۔ (نئے چاند کی رات میں، اماوس کی رات میں، یا پھر مکمل چاند (بدر) کی رات میں)

(2) آتش نایائش۔۔۔ (ہو رمزد روج پر، آردی بہست روج میں، ہروش روج میں یا پھر بہرام روج میں)

(3) آوان آردی و سرانایائش۔ (آسفندرمود روج میں، آوان روج میں، دن روج میں، آشیش ونگ روج میں

یا پھر مر سپوند روج میں)

نمازوں سے متعلق چند ہدایات اور تنبیہات (Instructions and Warnings)

اس سے پہلے کہ نماز شروع کی جائے، کچھ ضوابط کو مد نظر رکھنا ضروری ہے جن پر باقاعدہ توجہ آجکل دیکھنے میں نہیں آتی۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) بہت سے پارسی ایسے ہیں جو نماز کے لیے مقرر کردہ مخصوص ٹوپی کی بجائے دوسری اقسام کی اور ہاتھ سے بنی

ہوئی ٹوپیاں پہنتے ہیں، اور اکثر تو محض ایک رومال ساسر پر لے لیتے ہیں۔ فیشن کے نام پر ایک زرتشتی کی ایسی

حالت میں آتش کدہ میں موجودگی انتہائی ناپسندیدہ اور ایک ناقابل معافی فعل ہے۔

قابل تحسین عمل یہی ہے کہ ایک پارسی جب آتش کدہ میں داخل ہو تو وہ سادہ، صاف سفید رنگ کی لباس میں ملبوس

ہو، یا پھر رنگین لباس ہلکے رنگ میں ہو جس کے ساتھ ایک باقاعدہ ٹوپی جو نماز کے لیے مخصوص ہے، وہ پہنی ہوئی

بالکل ایسی ہی ہدایات خواتین اور نوجوان لڑکیوں کے لیے بھی ہیں جو زرق برق اور چست لباس (جو عموماً پارٹیز وغیرہ میں پہنے جاتے ہیں) میں ملبوس ہو کر آتش کدہ میں تشریف لاتی ہیں جس سے اس مقدس جگہ میں انتہائی شرمناک ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ انتہائی افسوسناک صورتحال ہے جو کہ اکثر جرائد و رسائل وغیرہ میں موضوع بحث رہتی ہے۔

جان رکھیے کہ دادار آہور مزدا ہم سے اس وقت زیادہ خوش ہوتا ہے جب آتش کدہ میں نماز کے لیے آنے پر ہماری وضع قطع اور لباس میں سادگی کا عنصر نظر آئے، نا کہ پرکشش اور جاذب نظر لباس اور میک اپ سے لدے ہو کر آتش کدہ میں آنے سے۔

ایک اور بری عادت جو آتش کدوں میں عموماً دیکھنے میں آتی ہے، وہ یہ ہے کہ لوگ نماز پڑھتے وقت دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں گھڑی کے پنڈولم کی طرح ہلتے رہتے ہیں۔ یہ بھی ایک ناپسندیدہ عمل ہے اور ساتھ کھڑے نمازی پر آپ کا ایک بہت ہی برا اثر ڈالتا ہے۔ اگر کسی کو ایسی حرکات کے بغیر نماز پڑھنا مشکل لگتا ہو تو پھر اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ ایک جگہ خاموشی سے بیٹھ کر اپنی نماز پوری کر لے۔

ہماری نمازیں یازدہ اور آیشا سپندز کے ساتھ براہ راست تعلق کا ایک ذریعہ ہیں۔ اسی لیے ان نمازوں کو مکمل ڈینی سکون اور توجہ کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے تا کہ جتنا وقت بھی آپ نماز پڑھ رہے ہیں، آپ کا براہ راست رابطہ ان سے بنا رہے اور اس میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ نماز کے دوران کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اس شخص کی وہ حالت سکون اور توجہ سے پیدا ہونے والی ارتعاشی کیفیت (staota) ٹوٹ سکتی ہے جو وہ نماز کے ذریعے قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اگر بولنا ضروری ہو جائے تو بہتر ہے کہ کوئی لفظ بولے بغیر کچھ لکھ کر بتا دیا جائے۔ اگر یہ بھی ممکن نہیں اور بولنا ایک مجبوری ہو جائے تو تو وہ شخص ”کشتی“ اختیار کرے اور بعد میں پھر سے بقیہ نماز کو وہیں سے جاری رکھے۔ تمام کی تمام اوستا نمازیں Stoata کی سائنس پر مبنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک شخص نماز کو بالکل درست

انداز میں پڑھتا ہے تو یہ فطرت کے رنگوں میں ایک بہت حسین اثرات پیدا کرتی ہے۔ نماز کا یہ حسین اثر ساری دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے نماز کو ایک صاف اور واضح لہجہ میں پڑھا جانا چاہیے۔

کچھ مخصوص اشعار ایسے ہیں جو پازند زبان میں ہیں اور نماز کے دوران بالکل مدہم آواز میں پڑھے جاتے ہیں جیسا کہ ہم سرگوشی کر رہے ہوں۔ ایسی نماز کو مقدس کتاب اوستا میں ”باج اور بستا میں نماز“ کہا جاتا ہے۔ جبکہ نارمل طریق کی نماز کو ”پراگت نماز“ کا نام دیا گیا ہے۔ کچھ لوگ باج اور بستا نماز کو بہت ہی بھدی آواز میں پڑھتے ہیں جو کہ نہ صرف غلط عمل ہے، بلکہ فطرت کے رنگوں کی اس خوبصورت لہر کو ڈسٹرب کرنے کا بھی سبب بنتا ہے جو کہ حالت ارتعاش (Stoata) سے پیدا ہو رہی تھی۔ ایسی نماز ایک انسان کے لیے مددگار ثابت ہونے کی بجائے الٹا اسے نقصان پہنچا سکتی ہے۔

اسی طرح نمازوں کو بہت اونچی آواز میں پڑھنا بھی غلط ہے۔ اس سے آتش کدہ میں موجود دیگر نمازی ڈسٹرب ہوتے ہیں۔

ایک اور قابل توجہ چیز یہ ہے کہ جیسے ہی ہم آگیاری یا آتش بہرام میں داخل ہوں، تو ضروری ہے کہ ہم اپنا چہرہ اور جسم کے دوسرے نظر آنے والے حصے (ہاتھ، پاؤں وغیرہ) کو صاف پانی سے دھولیں۔ اور اس کے فوراً بعد ایک ”کشتی“ نماز ادا کریں۔ جب کشتی نماز ادا ہو چکے تو تو قالین یا جرابوں کے علاوہ اپنے پاؤں زمین پر لگنے سے بچانا ہونگے۔ اگر کوئی شخص کشتی نماز ادا کرنے کے بعد بھی ننگے پاؤں زمین پر چلے پھرے گا تو اس کی کشتی نماز زائل ہو جائے گی اور اسے تمام عمل پھر سے دہرانا پڑے گا۔

ہمارا جسم ایک بہترین برقی آلہ ہے جو ”آتش و ہو فریان“ کے سبب مسلسل آتش تو انائی کا اخراج کرتا رہتا ہے۔ یہ آتش تو انائی مقناطیسی خصوصیات کی حامل ہے جس کے اچھے یا برے ہونے کا دار و مدار اس متعلقہ شخص کے اچھے یا برے خیالات، اعمال یا انداز زندگی پر ہے۔

جب ایک شخص کھڑے یا بیٹھے اپنی نماز پڑھتا ہے تو اس کا برا مقناطیسی اثر اس کے Stoata کو ڈسٹرب کیے بغیر

اس کی ٹانگوں کے راستے سے خارج ہو جاتا ہے۔

نمازوں سے پہلے ہمارے سماجی فرائض

ہمارے مزدایسنی مذہب میں نماز شروع کرنے سے پہلے سماجی فرائض کی انجام دہی پر خصوصی زور دیا جاتا ہے۔ یہ فرائض فیملی، معاشرہ ریاست یا ملک سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہا جاتا ہے کہ ان تمام کے ضروری فرائض کی انجام دہی کے بعد ہی نماز کی طرف متوجہ ہوا جائے۔

مزدایسنی مذہب اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ ہر پارسی ایک معاشرہ میں کثثیت مجموعی رہے، اسے جنگل یا ویرانے میں چلے جانا زیب نہیں دیتا جہاں اسے نہ زندگی کے مسائل نظر آئیں نہ آتش کدے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ محاورہ بولا جاتا ہے کہ ”فرائض پہلے، نمازیں بعد میں“۔

نماز میں سمتوں کی طرف خصوصی توجہ۔

ہمارے نمازوں کے طریقت (ڈسپلن) میں سمتوں کی طرف توجہ خصوصی طور پر دی جاتی ہے۔ سمتیں چار ہیں جن میں سب سے کم اہمیت کی حامل شمال ہے۔ دراصل شمال ایک ایسی سمت ہے جہاں اچھے پلانٹری اثرات کم ہوتے ہیں۔ اسی لیے ایک عام پارسی کو اپنی نماز شمال کی جانب منہ کر کے نہیں پڑھنی چاہیے کیونکہ شمال کی جانب منہ کیے رکھنے سے ذہن میں اچھے خیالات پیدا نہیں ہو پاتے۔

صرف جب ہم ”کشتی“ نماز کو فاسد کر بیٹھتے ہیں، تب ہی ہمیں شمال کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ اس کے علاوہ بھی ایک واحد نماز ہے جو شمال کی جانب منہ کر کے پڑھی جاتی ہے۔ اس کا نام ہے ”چار دشانو نمسکار“۔ یہ چاروں اطراف کے لیے ایک تعظیمی نماز ہے۔ اس نماز کی ترتیب کچھ یوں ہے:

پہلے جنوب کی طرف منہ کیا جائے، پھر مشرق کی جانب، اس کے بعد مغرب اور پھر شمال۔ یہ نماز صرف طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے دوران ہی ادا کی جاسکتی ہے۔ بالفاظ دیگر اسے صرف ہاوان گاہ، راپتھ وان گاہ اور اوزیرین گاہ کے دوران ہی پڑھا جاسکتا ہے۔ اور اسے غروب آفتاب کے بعد آئیوس رتھرم گاہ اور اوشا ہن گاہ

میں نہیں پڑھا جاسکتا۔

سیاروں کے برے اثرات سے تحفظ کے لیے پڑھ جانے والی دعائیں

سورج۔ خورشید اور مہر نائش

چاند۔ ماہ بختار نائش

مرخ۔ بہرام یاشت

عطارد۔ تیر یاشت

مشتری۔ ہومزد یاشت

زہرہ۔ خورشید یاشت (تین بار پڑھنا)

زحل۔ آون یاشت

راہو کیتو۔ موتی پتان یاشت۔

جمشید نوروز کے دن خصوصی نماز

مزدایاسنی زرتشتی جمشید نوروز کو خصوصی انداز میں مناتا ہے۔ ہر سال یہ ہمارے ماہ کیلنڈر کے مطابق مارچ کی 21 تاریخ کو آتا ہے۔

اس مبارک دن پر خورشید یزد (سورج فرشتہ) اپنی پوری آب و تاب اور عظمت سے چمکتا ہے اور اپنی روشنی گیتی (زمین) پھر پھینکتا ہے۔ چنانچہ اس روز مندرجہ ذیل نمازیں سورج کی تعریف کے لیے اور اس کی رحمتیں اپنے اوپر جاری رکھنے کے لیے پڑھی جانی چاہئیں:

ہاوان گاہ میں۔۔۔ 3 خورشید نائش۔ 1 مہر نائش اور 1 وسپا ہاتا

(2) راپتھوان گاہ میں۔۔۔ 3 خورشید نائش اور 1 مہر نائش

(3) اوزیرین گاہ میں۔۔۔ 3 خورشید نائش اور 1 مہر نائش

نماز سے متعلق کچھ اقوال زریں

(1) کیا تمہاری نماز قبول ہوتی ہے؟

پوچھو۔ اور تمہیں جواب ملے گا۔

ڈھونڈو۔ اور تم پاؤ گے۔

کھٹکھٹاؤ۔ اور تمہارے لیے درکھول دیا جائیگا۔

مگر اوسطاً لوگ یہ نہیں جانتے کہ کیا پوچھنا ہے، کیسے پوچھنا ہے، کیا تلاش کرنا ہے اور کیسے کھٹکھٹانا ہے، پس انہیں ان کی نماز سے مطلوبہ نتائج نہیں مل پاتے۔

(2) نماز وہ چابی ہے جسے عقیدہ کے ہاتھ میں پکڑ کر گھمایا تو خدا تم پر اپنے خزانوں کی بارش کر دے گا۔

(3) اپنے دن کا آغاز نماز سے کرو، اپنی نماز کو صبح کی کنجی اور رات کا تالا بنا دو۔

(4) شاعر تلسی داس کیا خوب کہتا ہے کہ اے آدمی، دنیا میں دو کام کر ڈال۔ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دے۔ اور خدا کا نام اپنے ہونٹوں پر لے آ۔ یہ دونوں تجھے ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

مسلمانوں کے کرنے کا کام یہ ہے کہ تاریخ کے جھروکوں سے یہ پتا چلانے کی کوشش کی جائے کہ اسلام سے ہزاروں سال پہلے مروجہ مذہب جس کے نہ صرف یہودیت پر گہرے اثرات تھے، بلکہ عیسائیت بھی اس کے سانچے میں ڈھل چکی تھی، کے عقائد و انداز پرستش کو اسلام کا حصہ کب کیسے اور کیوں بنایا گیا؟؟؟

خادم فکر قرآنی

القرآنک پاور

حوالہ جات برائے مضمون

A.12/A, Tata Mills Society, Parel Mumbai

India.

Published by: Zoroastrian Radih Society

Mumbai # 400 001.

www.orthodoxzoroastrianism.wordpress.com

Oxtoby, Willard G. The Zoroastrian Tradition. In W. Oxtoby (Ed.) World religions:

Western Traditions Don Mills: Oxford University Press 1996

Traditional Zoroastrianism: Tenets of the Religion. Available:

<http://www.ozemail.com.au/~zarathus/tenets33.html> Accessed March 23rd, 2000

Zoroaster. In Hinnelis, John R. (Ed.) Penguin Dictionary of World religions, 2nd Edition

London, England: Penguin Books 1997

Flower, Liz. The Elements of World Religions Rockport: Element Books 1997.